جلد ۵۳/۱۸ | ۳۰ وفا ۱۳۴۳ھش ۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۳۰ جولائی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۹ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور نے کراچی کے ایک دوست کو شرفِ زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

آنحضرتؐ سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفٰی تھے

خدائے جلّ شانہٗ نے آپؐ کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا

(۱) "چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیاء و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفٰی تھے اس لئے خدائے جلّ شانہٗ نے ان کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی برہانِ عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی تر اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی۔ جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالےٰ کا ایک نہایت مصفیٰ آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰-۲۱ حاشیہ)

(۲) "چونکہ آنحضرتؐ مبدّلِ تام اور سیّد المبدّلین اور امام المطہّرین تھے جن کو قادرِ مطلق نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا تھا۔ اس لئے تمام سراپا وجود ان کا حقیقت میں معجزہ ہی تھا۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸ حاشیہ)

پروفیسر عبد السلام ماسکو کی سائنس کانفرنس میں شرکت کریں گے

لنڈن ۲۹ جولائی۔ صدر ایوب کے سائنسی مشیر پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام ماسکو میں منعقد ہونے والی ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ یہ کانفرنس اگلے ہفتہ ماسکو کے قریب دُبنا میں ہو رہی ہے۔ اس جگہ دنیا کا تیسرا عظیم ایٹمی ری ایکٹر نصب ہے۔ پروفیسر سلام ۱۰ اگست کو "ایلیمنٹری پارٹیکلز" کے موضوع پر مقالہ پڑھیں گے۔ پروفیسر سلام نے ابھی پچھلے ہفتہ دنیا کی سب سے پرانی اور مشہور سائنسی تنظیم رائل سوسائٹی کے فیلو کی حیثیت سے ایڈمز پرائز حاصل کیا ہے۔

"ایک ہزار یا اس سے زائد"

— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب —

وقفِ جدید کو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد سالانہ چندہ دینے کی استطاعت رکھتے ہوں اور ان کے دل اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس قربانی کے لئے تیار ہوں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کے دلوں کو اس نیکی پر آمادہ فرماوے اور اس کا شاندار اجر عطا فرماوے آمین

اس وقت ہمارے ۸۰ فیصد چندہ دہندگان اوسطاً چار روپے کے لگ بھگ سالانہ چندہ ادا کر رہے ہیں۔ وسیع پیمانہ پر اس غریب اکثریت کو چندہ بڑھانے پر آمادہ کرنا نہ صرف وقت طلب ہے بلکہ بہت زیادہ خرچ کو چاہتا ہے جس کے مقابل پر کچھ زیادہ آمد بڑھنے کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ پس اس کا ایک ہی حل ہے کہ وہ خوش قسمت جن کو اللہ تعالےٰ نے دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائی ہیں اظہارِ تشکر کے طور پر اس کے کئے ہوئے فضلوں کے شایانِ شان قربانی دیں۔ یہ ایک ایسی تجارت ہے جس میں کوئی گھاٹا نہیں۔

ربوہ کا موسم } ربوہ ۲۹ جولائی۔ گزشتہ رات ڈیڑھ بجے یہاں موسلا دھار بارش ہوئی۔ بارش کے ساتھ تیز ہوا بھی تھی۔ آج صبح مطلع صاف ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰۔ جولائی ۶۲ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

اور

پیغامِ صلح کے مضمون نگار

قسط دوم

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۶/۷/۶۲)

الہامات کی دونوں فہرستوں میں الہام

لاتقتلوا زینب

آتا ہے۔ پہلی فہرست میں ساتواں اور دوسری فہرست میں تیسرا الہام ہے۔ اب ہمیں یہ تعین کرنا ہے کہ یہ زینب کون ہے؟ پیغام صلح کے مضمون نگار فرماتے ہیں کہ یہ زینب ان کی اہلیہ ہے۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ چونکہ یہ "زینب" بھی اس کے شوہر کے ساتھ مخرجوں میں سے ہے اس لئے اس الہام کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا۔ تاہم اس میں ایک اور بھی پہلو ہے اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ زینب مضمون نگار کی اہلیہ ہی ہے تو دوسرے الہامات کے پیشِ نظر ہمیں "زینب" کی دو علیحدہ علیحدہ زندگیوں کو زیر نظر لانا پڑے گا۔ ایک وہ زندگی جو شادی سے پہلے تھی اور ایک وہ جو بطور مضمون نگار کی اہلیہ ہونے کے اس کو اپنے ماحول کے زیرِ اثر اختیار کرنی پڑی۔ چنانچہ اس کی طرف دوسری فہرست کا آٹھواں الہام اشارہ کرتا ہے۔

بورک من معک ومن حولک

یعنی جب تک "زینب" آپ کے پاس رہی اور آپ کے خاندان کے ماحول میں رہی وہ مبارک تھی۔ مگر جب شادی کے بعد وہ کلی طور پر اپنے خاوند کے زیر اثر آگئی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس کے خیالات اس ماحول سے متاثر ہوئے تو وہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماحول سے نکل گئی اور گویا قتل ہوئی۔ اور اس نے اس عورت کا روپ دھار لیا جس کے متعلق ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خاص عورت کے متعلق الہامات کا ذکر کر چکے ہیں۔ اس طرح زینب تو ایک ہی تھی مگر اپنی دو زندگیوں کی وجہ سے وہ دو شخصیتوں کی مالک بن گئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لقد خلقنا الانسان فی
احسن تقویم ثمّ رددناہ
اسفل سافلین۔

چنانچہ ایک مغربی ناول نویس مسٹر سٹیفن سن کا ایک مشہور ناول ہے جس کا نام ہے ڈاکٹر جیکل اور مسٹر ہائیڈ ہے یہ دونوں نام ایک ہی شخص کے ہیں۔ ڈاکٹر جیکل اس کا اصلی نام ہے اور وہ علم الطب کا بڑا ماہر تھا اور شریف انسان تھا۔ اس نے ایک دوا ایجاد کی جس کو پی کر انسان کی دوہری شخصیت کا تجربہ ہو جاتا ہے۔ اس نے اس کا تجربہ اپنے آپ پر کیا جب وہ دوا پی لیتا تو اسکی سرشت بدل جاتی اور بجائے ایک نیک شہری ہونے کے وہ مسٹر ہائیڈ کے روپ میں ایک خطرناک انسان بن جاتا اور اس حالت میں وہ جرائم کا بھی مرتکب ہوتا۔ وہ جرم کر کے گھر واپس آتا تو دوسری دوا پی لیتا اور اس کی پہلی طبیعت عود کر آتی۔ اس طرح پولیس اس کے جرائم کی وجہ سے سخت پریشان ہوئی کیونکہ اس کا کھوج لگانا مشکل تھا۔ تاہم ایک دن اس نے کوئی جرم کیا اور جب پولیس اس کے پیچھے آئی تو اس نے اپنے گھر میں گھس کر دوسری دوا شاید ضرورت سے زیادہ پی لی اس کے پینے کے ساتھ ہی اسکی وفات ہو گئی۔ اور گو مردہ کی صورت میں اپنی اصل شکل میں آ گیا مگر پولیس کو علم ہو گیا کہ مسٹر ہائیڈ کون تھا۔

الغرض جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انسان کی فطرت میں اس نے نیکی اور بدی دونوں کا مادہ رکھا ہے مگر صحبت کا اثر اس پر ہوتا ہے جیسا کہ شعر ہے ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

اب ذرا اس الہام کو پھر پڑھئے

لاتقتلوا زینب

یعنی اس زینب کو جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندانی ماحول میں پرورش پائی ہے جہاں اس کی نیکی کی قوتیں بروئے کار رہی ہیں ایسے شخص سے اس کی شادی نہ کرنا کیونکہ یہ شادی اصل زینب کو قتل کرنے کے مترادف ہو گی۔ اس طرح مضمون نویس کا یہ کہنا بھی درست ہو جاتا ہے کہ یہ الہام اس کی اہلیہ "زینب" کے متعلق ہے اور اس کی تردید بھی ہو جاتی ہے۔ اور جو تشریح اس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نعوذ باللہ زیر الزام لانے کے لئے مضمون نگار نے کی ہے اس کی بھی تغلیط ہو جاتی ہے۔

ہماری تشریح کی تائید پہلی فہرست کے الہام نمبر ۶ سے بھی ہوتی ہے جو عین اس الہام سے پہلے ہے جو زیر بحث ہے۔ پیغام صلح کے مضمون نگار اس الہام کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"چھٹا الہام

اینما ثقفوا اُخذوا و
قتلوا تقتیلًا۔

یعنی جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں اور قتل کئے جائیں۔ قتل کیا جانا یہ الہام سورۃ الاحزاب کی ایک آیت کا حصہ ہے جس میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو مدینہ میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے متعلق غلط افواہیں اور بری اور قابلِ اعتراض باتیں پھیلاتے تھے جن کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ آیت میں ان کو المرجفون کا نام دیا گیا ہے۔ اس الہام کا اس کے قبل کے الہاموں کے ساتھ کیا جوڑ اور کیا تعلق اور کیا مناسبت ہے۔ اس پر غور کرنا چاہیئے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ اس --- الہام میں قتل سے مراد عام معروف قتل تو ہو نہیں سکتا اس لئے قتل سے مراد بائیکاٹ اور مختلف قسم کی تکلیفوں اور اذیتوں کا نشانہ بنانا ہی ہو سکتے ہیں۔ جناب میاں محمود احمد صاحب مکرم خود بھی قتل کے یہی معنی کرتے ہیں۔

اس الہام سے ظاہر ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے ایک حصہ پر ایسا وقت آنے والا ہے کہ اس جماعت کے بعض افراد کو بے وجہ مرجفون قرار دے کر ان کے بائیکاٹ اور ان کو تکالیف پہنچانے کے جواز کی صورت نکالنے کی کوشش کی جائے گی اور ظاہر ہے کہ یہ ارجاف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دعوے کو مشتبہ کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں جنہیں پہلے الہام میں امام مبارک کہا گیا ہے اسی وجہ سے پہلے پانچ الہاموں میں حضور کے دعویٰ کی صداقت پر دلائل دئے گئے ہیں تا ان خاص لوگوں کے متعلق ایسی قابلِ اعتراض باتیں سنکر حضرت اقدس کی صداقت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شکوک نہ پیدا ہو جائیں"!

(پیغام صلح ۲۴/۶/۶۲ صفحہ ۹و۸)

اس عبارت سے اگر لفظ مرجفون سے پہلے لفظ "بے وجہ" جو مضمون نویس نے زبردستی اپنی طرف سے ڈال دیا ہے نکال دیا جائے تو جو الزام مضمون نگار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر یہاں لگایا ہے اس کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے۔ الہامات کی دونوں فہرستوں میں کوئی ایسا الہام نہیں ہے جو مضمون نگار کے خود داخل کردہ لفظ "بے وجہ" کا قرینہ بن سکے اب ان آیات قرآن مجید کو دیکھیں جس میں

اینما ثقفوا اخذوا و
قتلوا تقتیلًا۔

کے الفاظ واقعہ ہیں۔ آیات حسب ذیل ہیں:۔

لئن لم ینتہ المنٰفقون
والذین فی قلوبھم مّرض
وّالمرجفون فی المدینۃ
لنغرینّک بھم ثمّ لا
یجاورونک فیھا الّا
قلیلًاۚ مّلعونین اینما
ثقفوا اخذوا وقتّلوا
تقتیلًا۔ سنّۃ اللّٰہ فی
الّذین خلوا من قبل
ولن تجد لسنّۃ اللّٰہ
تبدیلًا۔ (سورہ احزاب ۶۰/۶۳)

یعنی اگر منافق نہ باز آئے اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں بُری خبریں اڑانے والے یقیناً ہم تجھ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہ اس شہر میں تیرے پڑوسی نہیں رہیں گے مگر تھوڑے دن۔ وہ ملعون ہیں جہاں کہیں وہ مٹھ بھیڑ کریں گے ماخوذ ہوں گے اور قتل کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ان لوگوں میں جاری رہی ہے جو پہلے گذر چکے ہیں اور تجھ کو اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں ملے گی۔

کتنا روشن اور مبین نقشہ ہے ان واقعات کا جو مضمون نگار کے حادثہ کے وقت ظہور پذیر ہوئے۔

یہاں ایک اور بات جو لاتقتلوا زینب کے الہام کی ہماری تشریح کی تائید کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ الہامات "زینب" مذکورہ کی شادی (باقی صفحہ ۵ پر)

حُقّہ پانی

دیکھ کر شانِ مسیحِ احمدی
دل عقیدت مند میرا ہو گیا
ساتھ ہی مُلّا کے فتوے کے طفیل
حُقّہ پانی بند میرا ہو گیا

ناجی سبزواری راولپنڈی

ڈاکٹر بلی گراہم اور احمدی مبلغین

از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

(۳)

ڈیلی سروس DAILY SERVICE میں ایک صاحب نے "سیفی صاحب چپ رہیئے" کے عنوان سے ایک خط شائع کروایا جس میں ان کا موضوع سخن یہ تھا کہ خاکسار نے اپنے ہفتہ واری کالم میں جو مضمون "گراہم کے لئے کتابیں" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مجھے عیسائیت سے کد ہے! انہوں نے اس خط میں یہ بھی کہا کہ سیفی صاحب کا یہ خیال ہے کہ نبی دنیا میں لوگوں کی اصلاح کے لئے آتے ہیں نہ کہ اپنی جان دے کر لوگوں کے گناہوں کو اپنے سر پر اٹھانے کے لئے۔ اور کہ سیفی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی وفات عام انسانوں کی طرح کی وفات ہونے کی وجہ سے ان کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جا سکتی۔

جب اخبارات کے نمائندوں نے ڈاکٹر بلی گراہم سے خاکسار کے چیلنج کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے یہ کہہ کر "میں اس پر کوئی تبصرہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں" اپنا دامن چھڑانے کی کوشش کی۔ نائیجیرین ٹریبون نے اس خبر کو مندرجہ ذیل طریق پر شائع کیا۔ خبر کا عنوان تھا۔ "مسلمانوں کے چیلنج پر میں اپنی کسی رائے کا اظہار نہیں کرتا"۔ ڈاکٹر بلی گراہم کا کہنا ہے۔

اور خبر کا متن یہ تھا۔ "ڈاکٹر بلی گراہم جو مشہور عالم عیسائی منّاد ہیں اور جو سوموار کے روز آبادان Abadan میں مذہبی مہم کے لئے وارد ہوئے۔ انہوں نے مسلمانوں کے ایک گروہ کے مناظرہ کے چیلنج کے متعلق کسی رائے کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا۔ جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا وہ اس چیلنج کو قبول کر لیں گے یا نہیں۔ تو انہوں نے صرف اتنا کہا کہ "میں اس پر کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتا"۔

"مغربی افریقہ میں احمدیہ موومنٹ کے لیڈر مولوی نسیم سیفی صاحب نے ان عیسائی منّاد کو پبلک مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ کیونکہ سیفی صاحب کا خیال ہے کہ اگر کسی مذہب کی تبلیغ کرنے والا حقیقی طور پر جانتا ہے کہ وہ کس عقائد کی تبلیغ کر رہا ہے، تو ان عقائد کے متعلق پبلک مناظرہ ایک مفید مطلب چیز ہو سکتی ہے۔

نادرن سٹار (روزنامہ) میں ایک صاحب نے لکھا کہ "مذہبی مناظرہ کسی طرح بھی غیر مفید نہیں ہو سکتا"۔ اس عنوان سے انہوں نے لکھا کہ میں نے اخبار کی لیڈنگ سٹوری جس کا عنوان "مسلمان اور عیسائیت" ہے بڑے شوق سے پڑھی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کا ایڈیٹوریل بھی شوق سے پڑھا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارا ملک نہایت سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ اور یہ ترقی خاص طور پر سیاسی، معاشی اور اقتصادی شعبوں میں ہو رہی ہے۔ لیکن کیا روحانیت کی طرف بھی کوئی توجہ دی جا رہی ہے یا نہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ اس وقت دو بڑے اور اہم مذہب اسلام اور عیسائیت ہیں۔ جس طرح ہم سیاسی معاشی اور اقتصادی ترقی کے خواہاں ہیں اس طرح ہمیں اس بات کی بھی لگن ہونی چاہیئے کہ ہم سب سے اچھے روحانی نظام کے ساتھ منسلک ہوں۔ اور اس کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ مختلف مذاہب کے لیڈر تبادلہ خیالات کریں۔ اور اپنے مذاہب کے اچھے نکات سے لوگوں کو آگاہ کریں اور اس سلسلہ میں وہ اپنی مقدس کتابوں کے حوالے بھی دیں۔ میں آپ سے (ایڈیٹر سے) اس بات میں متفق نہیں ہوں کہ ایسی مذہبی مجلس ایک نہ ختم ہونے والی بحث کا آغاز کرے گی۔ اور یہ بحث بدمزگی پیدا کر دے گی۔

اس خط کے لکھنے والے صاحب نے خاکسار کے ایک خط کا حوالہ دے کر یہ ثابت کیا کہ اس ملاقات کا مقصد لوگوں کے تعلقات کو خوشگوار بنانا تھا نہ کہ ان کے درمیان مناقشت کی خلیج کو وسیع کرنا۔ اور اپنے خط کو اس بات پر ختم کیا۔ کہ میرا خیال تو یہ ہے کہ تمام سنجیدہ مسلمان میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ کہ جس طرح مولوی سیفی صاحب نے تجویز کیا ہے عیسائی منّاد اور مسلمان لیڈروں کی ملاقات کا انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔ ایڈیٹر صاحب نے اس خط پر نوٹ دیا۔ "قارئین کے خیالات کو خوش آمدید کہا جائے گا"۔ ایک اور صاحب نے ڈیلی سروس میں لکھا "ایسے اس غم وغصہ کا اظہار کیوں کیا جا رہا ہے"۔ خط کا مضمون یہ تھا۔ آپ کے اخبار میں ایک صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی نسیم سیفی صاحب اسلام کا دفاع کرنا چھوڑ دیں۔

یہ تجویز نہایت غیر ضروری ہے۔ جب انگلستان میں مقیم نائیجیریا کے کمشنر مسٹر مبو (MR MBU) نے عیسائیت کے متعلق نہایت حسین پیرائے میں ذکر کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اسلام کے متعلق ناروا الفاظ کا استعمال کیا تھا۔ ہم مسلمان بالکل خاموش رہے تھے۔ جب سر فرانسس ابیام جو یونیورسٹی کالج سے تعلق رکھتے ہیں نے وسطی افریقہ میں عیسائیت کے متعلق تقریر کی تھی۔ ہم نے ان کو کسی رنگ میں بھی ملامت نہ کی تھی۔ جب انگلیکن سناڈ (ANGLICAN SYNOD) نے اسلام کے خلاف خطرہ کی گھنٹی بجائی تھی۔ مسلمانوں نے کس شور وغوغا سے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ لیکن جب مولوی نسیم سیفی صاحب نے اپنے عقائد کے متعلق چند ایک باتیں کہیں تو عیسائیوں کا غضب بھڑک اٹھا۔ ہم مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ عبادت اور تقریر کی آزادی ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔

ویسٹ افریقن پائلٹ West African Pilot (روزنامہ) میں ایک صاحب نے لکھا "مولوی نسیم سیفی ایک ہندوستانی (پاکستانی) مسلم مشنری ہیں۔ جو کہ نائیجیریا میں اپنے مذہب یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عقائد کی تبلیغ کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور یہ ان کا جائز حق ہے۔ خصوصاً ایک ایسے ملک میں جہاں جمہوری نظام کا دور دورہ ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ قرآن کریم میں علم اور حکمت کا ایک خزانہ موجود ہے۔ جس کے متعلق یہ صاحب لوگوں کو تبلیغ کر سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بائبل کے ایسے حوالوں پر زور دیا جائے جو متنازعہ فیہ ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے متعلق ایسے کلمات کہے جائیں جو ہتک آمیز ہیں اور عیسائیت کو بھی برگزیدہ کیا جائے۔

قرآن کریم اور بائبل کا موازنہ جو اس مبلغ اسلام کی طرف سے گاہے گاہے پیش کیا جاتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس سے کسی وقت بھی جھگڑے کی بنیاد کھڑی کی جا سکتی ہے، خصوصاً ایسی صورت میں کہ ان کی باتوں کا جواب دینے کی کوشش کی جائے۔

مسلمان اور عیسائی ایک لمبے عرصہ سے نہایت امن وسکون کے ساتھ اس ملک نائیجیریا میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اور مذاہب ان کے آپس کے تعلقات میں کبھی حائل نہیں ہوئے۔ دوسرے مذاہب کے متعلق باتیں کرنے کی بجائے ان صاحب کے پاس کافی مواد ہے جن کو وہ استعمال کر سکتے ہیں۔ میں مولوی نسیم سیفی صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی پبلک تقاریر۔ بیانات اور تحریروں کو قرآن کریم ہی کے دائرے میں محدود رکھیں۔ اسی طرح میں انگلیکن چرچ کے بشپ کو بھی اپیل کرتا ہوں اور میتھوڈسٹ چرچ کے چیئرمین اور عیسائیوں کی دیگر منظم جماعتوں کو بھی کہ وہ اس مبلغ اسلام کے عیسائیت پر حملوں کی روک تھام کا انتظام کریں۔

نادرن سٹار نے اپنے پہلے صفحہ پر ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کے پریس ریلیز کے ساتھ جو ایڈیٹوریل لکھا تھا خاکسار نے اس کا جواب دیا۔ جو اگلے پرچہ میں چھپا۔ اخبار والوں نے اس خبر پر یہ سرخی جمائی۔

"احمدیہ جماعت کے لیڈر کہتے ہیں کہ سٹار کی دلیل ایک ایسی منطق ہے جس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا"

اور خبر یوں لکھی۔

"مولوی نسیم سیفی صاحب جو مغربی افریقہ میں احمدیہ مشن کے لیڈر ہیں نے نادرن سٹار کی ایڈیٹوریل تنقید کا جواب لکھا ہے۔ یہ ایڈیٹوریل احمدیہ مشن کے اس پریس ریلیز کے جواب میں تھا۔ جس میں ڈاکٹر بلی گراہم سے ملاقات کے سلسلہ میں احمدیہ جماعت کے لیڈر کی کوششوں کا ذکر تھا۔ جس روز ہم نے یہ پریس ریلیز چھاپا تھا۔ اس روز ہم نے اس پر تنقید بھی چھاپ دی تھی۔ ہمارا خیال ہے کہ نسیم سیفی صاحب کی یہ کوشش کہ ڈاکٹر گراہم سے پبلک مناظرہ کیا جائے غیر صحت مندانہ اقدام ہے۔ ہم نے اس بات کا انتباہ بھی کیا تھا کہ کوئی شخص مذہبی اختلافات کو ہوا دینے کی کوشش کرے۔

ہم ذیل میں احمدیہ لیڈر کا جواب شائع کر رہے ہیں۔

"میں آپ کا نہایت شکرگزار ہوں کہ آپ نے ہمارا پریس ریلیز شائع کر دیا اور اس بات کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس پر تنقید بھی کی۔ مجھے صرف اس بات کا افسوس ہے کہ آپ نے اپنی تنقید پریس ریلیز کی مکمل اشاعت سے قبل ہی شائع کر دی (دراصل پریس ریلیز دو اشاعتوں میں چھپا تھا۔ اور تنقیدی ایڈیٹوریل پہلی ہی اشاعت میں شائع کر دیا گیا تھا) لیکن بہرحال یہ کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے کہ جس پر

مجھے خاص طور پر زور دینے کی ضرورت محسوس ہو۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری اس بات سے ناراض نہ ہوں گے کہ آپ کی تنقید ۔ اگرچہ یہ تنقید خلوص دل سے کی گئی ہے ۔ نہایت ہی غیر منطقی ہے۔ آپ کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ابورہاما (Abrahama) اور یوروبا (Yoruba) اور اسلام اور عیسائیت والی مثال ایسی ہے جس کا ایک دوسرے سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ قبائل کا تعلق وراثت سے ہے اور ہم ان کو کسی رنگ میں بھی تبدیل نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی ایک قبیلہ کے لوگ یہ تبلیغ کرتے پھرتے ہیں کہ دوسرے قبیلوں کے لوگ بھی اس قبیلے کے لوگ بن جائیں لیکن مذہب کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ ہم اس کا انتخاب کرتے ہیں۔ لوگ مذہب کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں اور یہی چیز ہے جسے مذہب کی منادی کرنا کہتے ہیں۔ ڈاکٹر بلی گراہم کا نائیجیریا آنے کا مقصد بھی یہی تھا۔

" مسٹر فرانسس ابہام نے حال ہی میں کینیڈا میں کہا تھا کہ اپنے اپنے مذہب میں شامل کرنے کے لئے یقیناً مختلف مذاہب (خصوصاً اسلام اور عیسائیت) میں مقابلہ کی ایک خاص روح پائی جاتی ہے۔ آپ عیسائی کیوں ہیں؟ اس لئے کہ آپ کے خیال میں عیسائیت ہر دوسرے مذہب سے اچھی ہے میں مسلمان کیوں ہوں؟ اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام تمام مذاہب سے اچھا ہے۔ عیسائی یہ کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں کو یہ بات سمجھائیں کہ عیسائیت سب مذاہب سے اچھی ہے ہم یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام سب سے زیادہ اچھا مذہب ہے مجھے امید ہے کہ اب آپ ضرور مجھ سے کلی اتفاق کریں گے کہ مذہب کی تبلیغ ضروری ہے صرف ایسے لوگ جو اچھے مسلمان یا اچھے عیسائی نہیں ہیں مذہب کی تبلیغ کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی تو سوچئے کہ میرا بلی گراہم سے کیا مطالبہ تھا؟ صرف یہ کہ وہ مسلمانوں سے ہیں میں نے جو خط ان کو لکھا تھا اس کا آخری فقرہ یہ تھا " ایک ایسے شخص کے لئے جو کہ بہت بڑا مذہبی لیڈر ہے محبت اور تکریم کے جذبات کے ساتھ میں چند ایک کتابیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ان کتب کا ضرور مطالعہ کریں گے "!

کیا اب بھی آپ اس بات کو غیر صحت مندانہ کہتے ہیں؟"

قاہرہ پہنچ کر ڈاکٹر بلی گراہم نے کہا کہ انہوں نے افریقہ میں عیسائی لیڈرشپ کو بہت مضبوط پایا اور کہ تعلیمیافتہ لوگوں کی اکثریت عیسائی مشن سکولوں کی فارغ التحصیل ہے اور کہ یہ بات نہایت حوصلہ افزا ہے لیکن اسلام بھی بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے"۔ واپس امریکہ پہنچ کر ڈاکٹر موصوف نے اسلام کی ترقی پر فکرمندی کا اظہار کیا اور اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ نئے خطوط پر افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کے انتظامات کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے جان ایف کینیڈی (صدر امریکہ) سے بھی ملاقات کی اور اپنے تاثرات ان کے سامنے پیش کئے۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جب وہ ایک طرف افریقہ میں نئے خطوط پر عیسائیت کی تبلیغ پر غور کر رہے تھے تو دوسری طرف وہ افریقنوں کو برا بھلا بھی کہہ رہے تھے۔ چنانچہ مچی گان (MICHIGAN) سے ایک نائیجیرین نے نائیجیریا کے ایک اخبار میں لکھا " میں نے بلی گراہم جو کہ امریکن عیسائی منادہیں کے ریڈیو براڈکاسٹ کو نہایت غور سے سنا۔ یہ صاحب اس وقت افریقہ کے بعض ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ یہ مقتدر عیسائی جن کو نائیجیریا میں خوب آؤ بھگت ہوئی میرے خیال میں نائیجیریا کے لوگوں کے خیر خواہ نہیں ہیں انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ہم لوگ اب بھی لیگوس میں انسانی گوشت فروخت کرتے ہیں۔ لیگوس کی زندگی کا نقشہ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا اکثر حصہ بوسیدہ اور گندے مکانوں سے اٹا پڑا ہے اور اس کی فضا اتنی گندی ہے کہ مچھروں کے لئے بھی اسے زہریلی کہا جا سکتا ہے۔

ان صاحب نے امریکن پبلک کے سامنے ایک ایسے ریڈیو سٹیشن سے جو نہایت ہی مقبول ہے ہم نائیجیریا کے باشندوں کو اس صورت میں پیش کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ لیگوس کا جنوبی امریکہ کے کسی شہر سے بھی مقابلہ کر کے دیکھ لیں تو یہ معلوم ہو گا کہ لیگوس کسی سے کم درجہ کا شہر نہیں مسسی پی (MISSISSIPI) کے بعض علاقوں میں جو بوسیدہ اور گندے مکانات پائے جاتے ہیں وہ بالکل ایسے ہی ہیں جیسے لیگوس کے بعض حصوں میں حقیقت یہ ہے کہ ہر شہر کے چاہے وہ شکاگو ہو یا لیگوس تاریک گوشے بھی ہوتے ہیں۔ ہم کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہیئے کہ دنیا میں منافق قسم کے لوگ بھی ضرور پائے جاتے ہیں ہمارے یوم آزادی پر ایسے لوگ بھی نائیجیریا آئیں گے میرا سنہری مشورہ یہ ہے کہ ہمیں ان لوگوں سے خوب آگاہ رہنا چاہیئے۔ یہ ہم سے ہرگز محبت نہیں کرتے"!

ڈاکٹر بلی گراہم کے دورے کے کچھ ہی عرصہ بعد مسٹر لزلے رامزے (Mr. LISLE RAMSEY) جو کہ ریلیجس ہیری ٹیج آف امریکہ (RELIGIOUS HERITAGE OF AMERICA) کے صدر ہیں نے افریقہ کے تیرہ ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد اپنے بیان میں کہا کہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ عیسائی فرقے اپنی تمام طاقتوں کو مجتمع کر لیں اور آپس میں کوئی ایسا عہد کر لیں کہ اگر کسی کی ایک سے زیادہ بیویاں بھی ہوں تو اسے بھی عیسائیت میں قبول کیا جا سکے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر عیسائیوں نے غیر معمولی فراست کا ثبوت نہ دیا تو افریقہ سے عیسائیت ختم ہو جائے گی اور کہ مسلمان عیسائیوں سے زیادہ کامیابی کے ساتھ تبلیغ کر رہے ہیں اور لوگ عیسائیت کی نسبت اسلام میں زیادہ سرعت کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گی کہ مسٹر رامزے کا دورہ نہ صرف ان کی اپنی سوسائٹی کے ایما پر تھا بلکہ یونائیٹڈ سٹیٹس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا بھی اس میں ہاتھ تھا حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر بلی گراہم کا دورہ ہو یا کسی اور عیسائی مناد کا۔ اس کا حقیقی مقصد عیسائیت کی گرتی ہوئی عمارت کو سنبھالنے کی کوشش کرنا ہے لیکن چونکہ یہ عمارت اللہ تعالےٰ کی پرحکمت تقدیروں کے ماتحت گر رہی ہے اور اس کا اس زمانہ میں گرنا ہی ازل سے مقدر ہے اس لئے اس کو کسی قسم کا سہارا بھی گرنے سے روک نہیں سکتا۔ احمدی مبلغین تو اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں میں ہتھیاروں کی طرح ہیں یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ خود ہی اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے اور اپنے منہ سے کہی ہوئی باتوں کو پورا کرنے کے لئے انجام دے رہا ہے۔

ڈاکٹر بلی گراہم کے دورہ کے بعد ولارڈ پرائس (WILLARD PRICE) نے اپنی کتاب INCREDIBLE AFRICA میں لکھا " عیسائی مناد بلی گراہم نے افریقہ کے دورے سے واپس آ کر یہ پیشگوئی کر کے کہ افریقہ میں عیسائیت کا اثر کم ہوتا چلا جائے گا اور عیسائیوں کو اپنی جانوں کے محفوظ رکھنے کے لئے غاروں میں چھپنا پڑے گا"

پرائس (PRICE) نے یہ بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ افریقہ میں اسلام کی ترقی عیسائیت کی نسبت تین گنا ہے۔ جو افریقن کسی بیرونی ملک کے مذہب کو اختیار کرنا چاہتے ہیں وہ اسلام کو بخوشی قبول کر لیتے ہیں کیونکہ مسلمانوں کے پیش نظر افریقیوں کی جائدادوں پر قبضہ کرنا نہیں ہے اس کے مقابلہ میں یورپین عیسائیوں کے متعلق افریقن کہتے ہیں کہ انھوں نے ہمیں بائیبل دے کر ہماری زمینیں ہم سے چھین لی ہیں "

غانا کے ایک یورپین پروفیسر ایس۔ جی ولیم سن (S. G. WILLIAMSON) نے ۱۹۵۳ء میں اپنی کتاب CHRIST OF MOHAMMAD میں لکھا تھا " اس میں کیا شک ہے کہ عیسائیت کو ایک چیلنج درپیش ہے ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہو سکا کہ افریقہ پر صلیب حکومت کرے گی یا ہلال "

اسی طرح ۱۹۵۸ء میں ڈیلی ٹائمز (نائیجیریا) میں یہ خبر چھپی تھی:۔

" اینگلیکس چرچ کے لیگوس ڈائیوسس (DIOCESE) کی عورتوں کے گلڈ کی چوتھی کانفرنس جس کا کل آغاز ہوا ہے نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مغربی افریقہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایورنڈ سیگوں نے کہا کہ اسلام سرعت کے ساتھ عیسائیت کو اپنی بنیادوں سے ہلا رہا ہے اور اس کی جگہ خود لے رہا ہے۔ اور انھوں نے تمام عیسائیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہیں"!

اسی طرح ۱۹۵۷ء میں ڈیلی ٹائمز نے یہ خبر چھاپی " مغربی افریقہ کی روح کے حصول کے لئے عیسائیت کا بڑا حریف اسلام ہے ۔ اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں کہ موجودہ دور کے ہر قسم کے سازوسامان کے نتیجہ میں اسلام مشرک لوگوں اور عیسائیوں کے علاقوں میں سرعت سے پھیل رہا ہے لیگوس کے لبشپ نے تحریر کیا ہے کہ سارے نائیجیریا میں عام طور پر اور لیگوس میں خاص طور پر اسلام روز افزوں ترقی کے ساتھ لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش کر رہا ہے ابادان جو کہ ملک کا تعلیمی مرکز ہے اس کے متعلق بھی یہی بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے"

کچھ عرصہ ہوا مسٹر ٹریسی سٹرانگ (MR TRACY STRONG) نے جو کہ وائی ایم سی کے ایک بہت بڑے عہدیدار ہیں تمام اسلامی ملکوں کا دورہ کر کے ایک رپورٹ شائع کی جس کا عنوان تھا "اسلامی دنیا کا حج" اس رپورٹ میں انھوں نے اسی بات پر خاص طور پر زور دیا کہ عیسائیوں کو کھلے بندوں عیسائیت کی شکست کے اعتراف سے احتراز کرنا چاہیئے"

لیکن حقیقت تو اپنی جگہ پر حقیقت ہے چاہیے اس کا کوئی اعتراف کرے یا نہ کرے عیسائیت کی عمارت گر رہی ہے اور عیسائیوں کے خاموش رہنے سے یا آنکھیں بند کر لینے سے اس عمارت کا گرنا کسی صورت میں بھی نہیں رک سکتا۔ ڈاکٹر بلی گراہم کو مغربی افریقہ میں اور افریقہ کے دوسرے حصوں میں بھی احمدی مبلغین کے ہاتھوں جو شکست ہوئی وہ عیسائیت کی عمارت گرنے کی منازل میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے۔

ہمارے لئے ایسے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں میں ایمانوں کو مضبوط کرنے کا باعث ہیں جن میں اللہ تعالےٰ نے حضور کو خبر دی کہ عیسائیت کی بنیاد یں ہلا دی جائیں گی۔ اور اس عمارت کو منہدم کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ اسلام اپنے صحیح رنگ میں مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے گا۔ اور ساری دنیا اس کی حلقہ بگوش بن کر رہے گی۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے ایسی تمام پیشگوئیوں کو جلد از جلد بر لحاظ سے پورا فرمائے آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی کراچی میں تشریف آوری

اور

اہم دینی مصروفیات

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مجلس کراچی میں مورخہ ۱۶ جون ۱۹۶۴ء کراچی تشریف لائے۔ خدام، انصار و اطفال نے کثیر تعداد میں آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ آپ نے بارہ روز انتہائی مصروف طور پر گزارے اور آپ کی آمد سے خدام کے علاوہ انصار اللہ لجنہ اماء اللہ اور اطفال الاحمدیہ نے بھی فائدہ اٹھایا۔

آپ نے اپنے قیام کے دوران

- دو خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔
- سورۃ مرسلات۔ نباء۔ النازعات۔ عبس اور التکویر کا درس دیا۔ خدام و انصار مستفید ہوتے رہے۔
- مجلس خدام الاحمدیہ کی نویں تربیتی کلاس کا افتتاح کیا۔
- احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے اراکین سے خطاب فرمایا۔
- مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں منعقدہ سیرت النبی کے جلسہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ قریباً ۱½ صد (۱۵۰) غیر از جماعت احباب بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔
- خدام کے اجلاس عام کو خطاب فرمایا۔ ۵۰۰ کے قریب خدام نے استفادہ کیا۔
- مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کے دوران "تقویٰ کی فلاسفی" اور "ارتقائے انسانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔
- لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب فرمایا۔
- مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔
- مجالس عاملہ جماعت مقامی۔ خدام و انصار کے مشترکہ اجلاس سے خطاب فرمایا۔

آپ کا یہ دورہ تربیتی لحاظ سے بہت کامیاب ثابت ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت دین کی توفیق بخشے اور آں محترم کی دینی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

شکریہ

میری والدہ محترمہ کی وفات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دن مورخہ ۲۲ جولائی کی شام کو ہوئی۔ اس دن اور دوسرے دن سخت گرمی تھی لیکن باوجود اس کے مرکز سلسلہ احمدیہ کے کارکنان، شہر سرگودھا، اور ہمارے چک ۹۸ شمالی کی اردگرد کی جماعتوں اور اپنے چک کے احباب نے جس ہمدردی اور اخوت کا ثبوت دیا اس کے لئے وہ سب میرے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔

مورخہ ۲۳ جولائی کو مقررہ وقت پر صبح دس بجے سخت گرمی میں اپنے چک کے علاوہ شہر سرگودھا چک ۸۶، چک ۸۷، چک ۵۵ اور چک ۹۹ کے احمدی بھائی اور بہنیں پہنچ کر ہمارے غم میں شریک ہوئے اور دعاؤں کے ساتھ میت کو ربوہ روانہ کیا۔ جب ہم ربوہ پہنچے تو دفتر کا وقت ختم ہو جانے کے باوجود کارکنان بہشتی مقبرہ نے وصیت کے کاغذات وغیرہ مکمل کرنے کے سلسلہ میں ہماری ہر طرح امداد فرمائی۔ روزنامہ "الفضل" اور دفتر پرائیویٹ سکرٹری کے کارکنوں نے جنازہ کی اطلاع اور نماز جنازہ کے جلد انتظامات کرنے میں بڑی محنت اور ہمدردی سے کام کیا۔ منتظمین دارالضیافت نے ہمیں با آرام ٹھہرانے، کھانے اور تابوت کو مناسب جگہ رکھنے کا مستعدی سے عمدہ انتظام کیا اور پھر سب سے بڑھکر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ نے کمال ہمدردی سے تعزیت فرما کر میرے غم کو ہلکا کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق نماز جنازہ پڑھا کر میرے احمدی خاندان کی دلی خواہش کو پورا کیا۔ میرے دیرینہ دوستوں نے بھی تدفین کے آخری مراحل تک ساتھ رہ کر قادیان دارالامان کی زندگی کی یاد کو تازہ کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں یہ برادری عطا فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام کی صداقت کا یہ بھی ایک بردست ثبوت ہے۔

(خاکسار محمد یار عارف خادم جماعت احمدیہ ربوہ)

لیڈر — بقیہ صفحہ ۲

سے آٹھ دن ہی پہلے ہوئے تھے۔ جیسا کہ خود مضمون نگار نے لکھا ہے:-

"زینب حضرت حافظ احمد اللہ خانصاحب مرحوم و مغفور کی صاحبزادی ہیں جو حضرت مسیح موعود کے پرانے صحابہ میں سے تھے اور جناب میاں محمود احمد صاحب کے استاد تھے۔ حضرت اقدس ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ان کی والدہ مرحومہ محترمہ کے ساتھ حضرت محترمہ بیوی صاحبہ مرحومہ کے بہت گہرے مراسم تھے۔ یہاں تک کہ دونوں آپس میں بہنیں بنی ہوئی تھیں۔ اور بہنوں کی طرح ہی رہتی تھیں۔ قضاء الٰہی سے محترمی حافظ صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ فوت ہو گئیں۔ ان کی دو لڑکیاں زینب اور کلثوم کو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت محترمہ بیوی صاحبہ مرحومہ نے اپنے پاس رکھ لیا اور اپنی لڑکیوں کی طرح ان کی پرورش کی اور اپنی لڑکیوں کی طرح ان کی شادی کی۔ زینب کی شادی حضرت اقدس نے خاکسار کے ساتھ کر دی۔ لیکن جس وقت حضور پر الہام لا تقتلوا زینب نازل ہوا اس وقت زینب کی شادی ابھی میرے ساتھ نہ ہوئی تھی اس الہام کے نزول کے آٹھ دن بعد زینب میرے نکاح میں آ گئی۔ گویا آٹھ دن بعد زینب اور خاکسار ایک ہی وجود کے حکم میں ہو گئے"۔

(پیغام صلح ۶/۶۴ ۲۴ صفحہ ۹)

اس سے واضح ہے کہ "زینب" کی شادی ہی سے اس کو قتل کرنا مراد ہے۔ ذیل میں ہم سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک تازہ مکتوب نقل کرتے ہیں جو اس تشریح کی تائید کرتا ہے جو ہم نے اوپر کی ہے۔ فہو ھذا!

۵ ڈیوس روڈ
لاہور
۲۶ جولائی ۱۹۶۴ء

برادرم مکرم سلمک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ آج کے الفضل میں مضمون ایڈیٹوریل "پیغام صلح کے جواب میں" دیکھا۔ "لا تقتلوا زینب" کا الہام غالباً مصری صاحب کی اہلیہ کے متعلق ہی ہو گا۔ مگر ان معنوں میں نہیں جو انہوں نے لیا ہو گا۔

آپ الہام کی تاریخ دیکھیں جو ابتداء فروری ۱۹۰۸ء غالباً ۹ تاریخ کا ہے۔ پھر ان کے نکاح کی تاریخ نکالیں جو جہاں تک مجھے یاد ہے شاید میرے نکاح کے ساتھ ہوا تھا۔ اور آخر فروری ۱۹۰۸ء تھی۔ تاریخیں آپ خوب دیکھکر نکال لیں پرانے فائیلوں میں سے۔ زینب بہت نیک اور مخلص تھیں دل و جان سے حضرت مسیح موعودؑ کے تمام دعاوی پر ایمان لانیوالی اور آپ کی خدمت کو سعادت جاننے والی ان کی کوشش رہتی کہ جب آپ وضو کو اٹھیں تو خود دوڑ کر لوٹا پکڑ لیں یا غسلخانہ میں لوٹا رکھ آئیں۔ پھر حضرت خلیفہ ثانی سے بھی ہمیشہ بہت اخلاص کا ہی تعلق رہا اور سچے دل سے خلافت پر ایمان لائی تھی مگر افسوس کہ خاوند اور اولاد کے ساتھ آخر وقت میں کمزوری دکھا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے اکثر خیال آتا تھا کہ یہ الہام انکے ہی متعلق نہ ہو آپ تحقیق کر لیں میری اس وقت طبیعت خراب ہے مشکل سے لکھا ہے پھر آپ اس پہلو کو مدنظر رکھکر جواب لکھیں۔ خدا ان کو ہدایت بخشے۔ والسلام مبارکہ

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم چوہدری ظفر احمد صاحب ونیس ایم۔ اے واقف زندگی آج کل لندن یونیورسٹی میں مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

عزیزم وہاں سے یو۔ این۔ او کے ایک مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے جینوا میں ایک عالمی تجارتی کانفرنس میں شمولیت کر رہے ہیں۔ بزرگان جماعت و درویشان قادیان و افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کا ہر [illegible] حافظ و ناصر ہو اور اسے خیریت سے رکھے اور صحت و سلامتی اور کامیابی سے لائے۔ آمین اللھم آمین۔

(ولی محمد ونیس صدر حلقہ وحدت کالونی۔ لاہور)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ "الفضل" ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ رحیم یار خاں:- مورخہ ۲۲ جولائی بعد نماز عصر ۵½ تا ۷½ بجے شام مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ رحیم یار خاں کا جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور عبدالمجید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان میں سے چند اشعار مع اردو ترجمہ کے پیش کئے۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جس میں خادم حسین صاحب۔ محمد قاسم صاحب۔ عبدالمجید صاحب اور ملک بشیر احمد صاحب قائد مقامی نے علی الترتیب اخلاق نبوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادات۔ شفقت علیٰ خلق اللہ اور حضور پاک کے بے نظیر معفو کے عنوانات پر تقاریر کیں۔

سید محمد امین شاہ صاحب نے ایک نظم پڑھی آخر میں صدر جلسہ مکرم ناصر صاحب مربی سلسلہ نے خطاب فرمایا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم سیرۃ کے اس پہلو پر روشنی ڈالی جو آپ نے بحیثیت ایک خاوند کے دنیا کے سامنے پیش فرمائی۔ سوا سات بجے دعا کے ساتھ اس جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

اس موقعہ پر حکام مقامی کی اجازت سے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام موجود تھا۔ اسی طرح خدا کے فضل وکرم سے ہمیں اپنی آواز کو دور دور تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ مستورات کے لئے پردہ کا خاص انتظام تھا اور تمام احباب جماعت بلکہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی بڑے شوق وذوق سے اس جلسہ میں شرکت فرما کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔

(خاکسار عبدالقادر خاں سکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ رحیم یار خاں)

۲۔ جماعت احمدیہ اوکاڑہ:- مورخہ ۲۲ جولائی بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ صدارت مکرم چوہدری غلام قادر صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے فرمائی۔ آپ نے اولاً جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ تلاوت قرآن پاک چوہدری ناصر احمد صاحب نے کی۔ شیخ ارشاد احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام سنایا۔ بعدہٗ خاکسار کی دو ننھی بچیوں تسنیم کوثر اور فائقہ بشریٰ نے نظم سنائی۔ ازاں بعد شیخ طارق محمود صاحب نے "نبی کریم صلعم کا دشمنوں سے حسن سلوک" کے عنوان پر مقالہ پڑھا۔ شیخ گلزار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے متعلق الفضل میں سے پڑھ کر سنائے۔ چوہدری ناصر احمد صاحب نے "علیک الصلوٰۃ وعلیک السلام" والی نعت پڑھی جس سے احباب بہت ہی محظوظ ہوئے۔ ازاں بعد شیخ لعل محمد صاحب نے نبی کریم صلعم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی خوبیاں بیان کیں۔ شوکت علی صاحب نے ایک نظم سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے "نبی کریم صلعم کل بنی نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ ہیں" کے عنوان سے تقریر کی جس میں حضور علیہ السلام کی سیرت وصورت۔ اخلاق فاضلہ اور قوت قدسی کے مختلف پہلو بیان کئے۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے جلسہ کے متعلق ریمارکس بیان کئے اور جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(سید عزیز احمد شاہد مربی۔ مقیم مسجد احمدیہ اوکاڑہ)

۳۔ لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ:- مورخہ ۲۲ جولائی کو لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ کا جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت بیگم صاحبہ چوہدری مسعود صاحب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ سیدہ مبارکہ سعادت صاحبہ نے تلاوت کی بعد ازاں خاکسارہ نے حضور اکرمؐ کی حیات طیبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول پر تقریر کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک سادہ زندگی، رحمۃ للعالمین وغیرہ مختلف موضوعات پر مضامین پڑھے گئے اور، اور تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری بہت خوشکن تھی۔ اور غیر از جماعت مستورات بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ نظم اور دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(زاہدہ پروین جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ)

۴۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ:- جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۲/۷/۶۴ کو بوقت پونے آٹھ بجے شب احمدیہ مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مسجد جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے آراستہ وپیراستہ تھی۔ اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد اول کلام میاں عبدالحمید صاحب قریشی نے سرور کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت زمانہ کی زبوں حالی اور حضور کی بعثت کی غرض وغایت اور اس میں نمایاں کامیابی پر تقریر فرمائی۔ ازیں بعد مکرم بابو محمد بشیر صاحب چغتائی نے "محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے۔ آپ کی نہایت ہی پاکیزہ اور مطہر زندگی بیان فرمائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی اسد اللہ صاحب الکاشمیری نے سردار دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پر معارف اور مسحور کن نعتیہ کلام خوش الحانی سے پیش کرتے ہوئے۔ بتایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو سرور عالم سے اتنا عشق ومحبت تھا۔ کہ آپ واقعی فنا فی الرسول تھے۔ آپ کی یہ دلچسپ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور پوری توجہ اور دلجمعی سے سنی گئی۔

بالآخر خاکسار نے حضور کے انتہائی ارفع واعلیٰ اور بلند وبالا مقام کو پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ یوم منانے کا فائدہ تبھی ہے کہ ہم حضور پرنور کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوں۔ اس طرح یہ بابرکت محفل ۲ گھنٹہ کی کارروائی کے بعد بخیر وخوبی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ (احقر عبدالرحمن صابر قائمقام امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر)

جماعت احمدیہ منٹگمری:- ۲۲ جولائی کو مسجد مبارک منٹگمری میں بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرم قاری مقبول الٰہی صاحب نے کی اور مکرم میاں خالد عمر صاحب نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ صدر جلسہ نے بتایا کہ ان جلسوں کی غرض یہ ہے کہ ہم سب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت سے واقف ہوں اور اپنی زندگیوں کو اسکے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔ مکرم الحاج ملک محمد مستقیم صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورت پر احسان بیان فرمائے۔ شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے۔ حضورؐ اور آپ کے صحابہ کی قربانیوں اور کامیابیوں کو مؤثر پیرائے میں بیان فرمایا۔

دوران جلسہ مکرم صوفی محمد صدیق صاحب اور مکرم چوہدری محمد ناصر صاحب اور مکرم قاری مقبول الٰہی صاحب نے منظوم کلام پیش کیا۔ مکرم صدر جلسہ نے شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔

مسجد مبارک منٹگمری کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ رات کو چراغاں کیا گیا اور اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری)

جماعت احمدیہ راولپنڈی:- مورخہ ۲۲ جولائی بعد نماز عصر مسجد نور جماعت احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم میاں محمود احمد صاحب نائب امیر نے ادا فرمائے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ۔ مکرم راجہ خورشید احمد صاحب منیر مربی سلسلہ اور مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی نے "رحمت للعالمین" "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بلند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں" کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ حاضری اللہ تعالیٰ کا فضل سے خوشکن تھی۔

دوران جلسہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام نیز حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی مشہور نظم "علیک الصلوٰۃ وعلیک السلام" پڑھی گئیں۔ مجموعی طور پر جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ (خاکسار عبدالغنی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

لجنہ اماء اللہ ملتان لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی کے زیر انتظام مورخہ ۲۲ جولائی جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرایا گیا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد متعدد نظمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھی گئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عفو اور دشمنوں سے حسن سلوک۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حسن سلوک۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بچوں اور عورتوں پر احسان ان عنوانات پر مضامین پڑھے گئے۔ ملتان چھاؤنی کی تقریباً سب احمدی خواتین اور بچوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کے بعد خیرینی تقسیم کی گئی۔ محمودہ انعام اللہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

درخواست ہائے دعا:- (۱) مورخہ ۲۶/۷/۶۴ بروز اتوار میری ہمشیرہ کا لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرماوے۔

(محمد شفیع محافظ خزانہ۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی اور بھاوج صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نیز خاکسار کے تین عزیزوں نے مختلف امتحانات دیئے ہوئے ہیں ان کی کامیابی کے لئے بھی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار محمد فرقان علی صدر جماعت احمدیہ بنگال (انڈیا)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں :-

" اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے "...

... " پھر بعض دفعہ لوگ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو۔ ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں "

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ، صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ **کلرک گریڈ ٹو (درجہ دوم)** سٹیٹ بنک آف پاکستان سنٹرل ڈائرکٹریٹ کراچی

تنخواہ :- ۹۰-۵-۱۰۰-۷½-۱۷۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۵۵۔ گرانی لوکل۔ سواری و لیرنٹ الاؤنسز علاوہ۔ تحریری ٹسٹ و انٹرویو

شرائط :- میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱۸ تا ۲۲

درخواستیں - ۱۵/۸/۶۲ بنام چیف اکاؤنٹنٹ سٹیٹ بنک آف پاکستان سنٹرل ڈائرکٹریٹ پوسٹ بکس ۴۵۶ ۹ کراچی۔ مجوزہ فارم مع پی لفافہ بھیج کر بنک کی شاخ سے (ر ۲۶/۷/۶۲)

۲۔ **داخلہ پاٹری ٹریننگ کلاس :-** عرصہ ٹریننگ ایک سال از ۱/۹/۶۲ ۔ مع وظائف بحساب -/۲۰ روپے ماہوار فی کس بصورت نان پاؤس (غیر کمہار) چار وظائف بحساب -/۱۵ ماہوار فی کس۔ بصورت پیشہ در پاٹرس۔ شرائط : میٹرک سائنس والے کو ترجیح بصورت پیشہ ور تصدیق تحصیلدار۔ درخواستیں ۲۲/۸/۶۲ تک بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ سنٹر پاٹری شاہدرہ۔ (ر ۲۶/۷/۶۲)

۳۔ **داخلہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل اکاؤنٹس :-**

ایوننگ کلاسز برائے منظور شدہ پروفیشنل قابلیت اے پی آئی اے کا کورس ۱/۹/۶۲ سے کراچی ڈھاکہ چٹاگانگ حیدر آباد۔ لاہور۔ راولپنڈی اور واہ میں اوقات ۵-۳۰ تا ۸-۳۰ ہفتہ میں ۳ روز۔ کورسز۔ اول پرائمری دوم انٹرمیڈیٹ سوم فائنل

شرائط :- انٹرمیڈیٹ (۲) میٹرک بعد ۳ سالہ تجربہ اکاؤنٹنگ و کاسٹنگ۔ پراسپکٹس اور تفصیلات نیشنل ہیڈ کوارٹرس کراچی۔ (عقب ہولی فیملی ہسپتال سولجر بازار۔ کراچی ۳) سے لیں۔ (ر پ ٹ - ۲۶/۷/۶۲)

۴ **میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے نئے قواعد :-** گورنمنٹ میڈیکل کالج لاہور۔ کراچی۔ ملتان و حیدر آباد میں داخلے کی درخواستیں ۲۳/۸/۶۲ تک بنام ... کالج کے متعلقہ ایڈمنسٹریٹر۔ امیدواران کا انٹرویو ۵/۹/۶۲ کو صرف اپنے سکونتی ضلع کے متعلقہ کالج کے پرنسپل یا ایڈمنسٹریٹر کے پاس ہو گا۔ خواہ درخواستیں ایک سے زیادہ کالجوں میں داخلے کے لئے ہوں۔ آغاز تعلیم ۱۴/۹/۶۲ بصورت فاطمہ جناح میڈیکل کالج فار ویمن لاہور۔ انٹرویو کے لئے علیحدہ تاریخ مقرر ہو گی۔ نئے طبع شدہ فارمہائے درخواست۔ ڈسٹرکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ویسٹ پاکستان لاہور سے ہر کالج کے لئے علیحدہ علیحدہ ملیں گی۔ (ر ٹ ۲۶/۷/۶۲)

(ناظر تعلیم)

دفتر وائس چیئرمین ویسٹ پاکستان ریلوے

نوٹس

مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والی خواتین امیدواروں سے پاکستان ویسٹرن ریلوے میں "اے" ڈویژن۔ نرسوں کی ۱۳ اسامیاں پر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں علاوہ ازیں ۴ امیدواروں کے نام ویٹنگ لسٹ میں بھی رکھے جائیں گے۔ اسامیوں کا ایک فیصد اور ۳۳ فیصد بالترتیب شیڈولڈ کاسٹس اور ریلوے ملازمین کی لڑکیوں۔ پوتیوں۔ نواسیوں اور زیر کفالت بہنوں (ملازمت میں ہوں۔ ریٹائرڈ ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے لئے مخصوص ہیں۔

نوٹ :- اگر شیڈولڈ کاسٹس اور ریلوے ملازمین کی لڑکیوں پوتیوں وغیرہ کی مطلوبہ تعداد میسر نہ آئی تو اسامیاں غیر مخصوص سمجھی جائیں گی۔ امیدوار لازمی طور پر مغربی پاکستان یا اس کی ملحقہ ریاستوں سے تعلق رکھتی ہوں۔ یا ہندوستان کی ایسی مہاجر ہوں جنہیں درخواست دینے کی تاریخ تک پاکستان میں آباد ہوئے ایک سال یا اس سے زائد عرصہ ہو چکا ہو۔

۲۔ **قابلیت**

بطور نرس تربیت کا سرٹیفکیٹ یا ڈپلوما (۱) پنجاب نرسنگ رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۳۲ء کے تحت بطور "اے" ڈویژن نرس رجسٹریشن سرٹیفکیٹ۔ ترجیح انہیں دی جائے گی جنہوں نے اس کے علاوہ مڈ وائفری میٹرنٹی میں بھی تربیت حاصل کی ہو اور ماؤں اور بچوں کے مابین کام کا تجربہ رکھتی ہوں۔

۳۔ **عمر :-**

۳۱ اگست ۱۹۶۲ء کو ۱۸ اور ۳۵ سال کے درمیان۔

۴۔ **تنخواہ :-**

-۱۷۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۵۰ روپے کے بالمقطع سکیل مع بینگ الاؤنس۔ یونیفارم الاؤنس اور دیگر الاؤنسز جو کہ وقتاً فوقتاً قوانین کے تحت رائج ہیں۔ ریں -/۱۷۵ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

۵۔ **درخواستوں کی ترسیل :-** درخواستیں ضروری ہے کہ مقررہ فارموں پر جو کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے بعوض ایک روپیہ فی فارم دستیاب ہیں ان پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق پر کر کے قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے ارسال کی جائیں سرکاری اور ریلوے ملازمین کی صورت میں درخواستیں اپنے محکمہ/آفس کے سربراہ کی وساطت سے قریبی دفتر روزگار کے مینیجر کو ارسال کریں۔ درخواستوں کے ہمراہ ایک سکونتی سرٹیفکیٹ اور دیگر اسناد کا نا ضروری ہیں۔

۶۔ **درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ۔** ۳۱ ر اگست ۱۹۶۲ء

۷۔ **خاص رعایت :** علاوہ شیڈولڈ کاسٹس (۱) مغربی پاکستان بشمول ملحقہ ریاستوں سے تعلق والی نا (۱۱) آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی، بلتستان کی مستقل باشندہ اور وہ جو جموں اور کشمیر ریاستوں سے تعلق رکھتی ہیں اور اب پاکستان کے کسی حصہ میں ہجرت کر چکی ہیں اور (۱۷) مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازیخاں کے پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھنے والی امیدواروں سے قیمت درخواست فارم -/۱ روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے وصول کی جائے گی۔

۸۔ انٹرویو کے لئے بلائی گئی امیدواروں کو سفر خرچ یا کوئی اور خرچ نہیں دیا جائے گا۔

۹۔ کامیاب امیدواروں کو میڈیکل ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہو گا اور انہیں پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کسی بھی ہسپتال بشمول سردار بہادر خان سینی ٹوریم کوئٹہ میں کام کرنے کو کہا جائے گا۔

۱۰۔ مفصل شرائط قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط (ایم اے خان) برائے وائس چیئرمین (پرسانل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی۔ ۲۱ جولائی۔ جموں و کشمیر محاذ رائے شماری نے بھارت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس نے کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے کشمیریوں سے غیر جانبدارانہ اور آزادانہ رائے شماری کے جو وعدے کئے تھے انہیں بلا تاخیر پورا کرے۔ محاذ نے کشمیریوں کو ابھی تک حق خود ارادیت نہ ملنے پر زبردست تشویش کا اظہار کیا ہے

محاذ رائے شماری کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے جو محاذ کے صدر اور ممتاز کشمیری لیڈر مرزا افضل بیگ نے پیش کی تھی۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بھارت کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے میں تاخیر کر رہا ہے جس سے ان کے مستقبل کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ عوام کو آزادی کی نعمتوں مثلاً شہری حقوق۔ صحت مندانہ و ایماندارانہ نظم و نسق اور احساس تحفظ سے محروم رکھا جا رہا ہے حالانکہ یہ نعمتیں ایک قانونی حکومت کا لازمہ ہیں۔ کشمیریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا نہ صرف اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی کے مترادف ہے بلکہ اس سلسلہ میں کئے گئے وعدوں کی بھی تضحیک ہے۔

سری نگر۔ ۲۹ جولائی۔ محاذ رائے شماری کا ایک کنونشن سری نگر میں ہو رہا ہے جس میں پوری ریاست سے دو ہزار سے زائد وفود شرکت کر رہے ہیں اس میں جو قرارداد منظور کی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ "ہمارا ایمان ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کا واحد جمہوری طریقہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری ہے اور یہ مسلح لڑائی کا واحد متبادل ہے ہمیں یقین ہے کہ پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر حل کر کے دنیا کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کن کردار ادا کر سکتے ہیں۔"

قرارداد میں شیخ عبداللہ کی مساعی کی تعریف کی گئی ہے مزید کہا گیا ہے کہ بھارت کے وسائل پاکستان اور چین کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں اور وہ کشمیریوں کی آواز کو دبانے پر بھی بیش بہا رقم خرچ کر رہا ہے ظاہر ہے کہ وہ تین محاذوں پر بیک وقت نہیں لڑ سکتا۔ بھارت کی خارجہ پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ بھارت کو تباہی کی غار کی طرف لئے جا رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بھارت اپنی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرے اور اپنے دو بڑے ہمسایوں چین اور پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرے جس سے بھارت کو اپنی ترقی میں بہت مدد ملے گی۔

راولپنڈی۔ ۲۹ جولائی۔ بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے یوم وفات پر گیارہ ستمبر کو ایک یادگاری ٹکٹ جاری کیا جائے گا۔ یہ ٹکٹ پندرہ پیسے کا ہو گا۔ توقع ہے کہ عوام اسے بھاری تعداد میں استعمال کریں گے کیونکہ اب تک پندرہ پیسے کا کوئی ٹکٹ جاری نہیں کیا گیا۔ محکمہ ڈاک اکتوبر میں پندرہ پیسے کا ایک اور ٹکٹ جاری کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ محکمہ ڈاک نے یکم جون سے عام ڈاک کی شرح بڑھا دی ہے جس کے تحت مختلف مالیت کے پندرہ پیسے کے ٹکٹ بکثرت استعمال ہونے لگے ہیں۔

سیول ۲۹ جولائی۔ حکومت جنوبی کوریا کے صدر پارک نے آج آدھی شب سے دارالحکومت سیول میں مارشل لاء ختم کر دیا ہے یہ مارشل لاء آٹھ ہفتے قبل لگایا گیا تھا

لاہور۔ ۲۹ جولائی۔ دریائے چناب میں تریموں کے مقام پر سیلاب کا بہت زیادہ زور ہے اس جگہ قریباً چار لاکھ کیوسک پانی خارج ہو رہا ہے۔ ضلع گجرات اور جھنگ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں دریا کا پانی بعض مقامات پر کناروں سے نکل آیا ہے اس لئے ان اضلاع کے بعض اور دیہات زیر آب آ گئے ہیں ضلع سیالکوٹ میں برساتی نالہ ایک اور ڈیک نے خاصی تباہی مچائی ہوئی ہے اس ضلع کی متعدد سڑکیں زیر آب ہیں۔ اور ان پر ٹریفک بھی معطل ہے

کیوبک ۲۹ جولائی۔ ملائشیا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمن کل کینیڈا کے دورے پر یہاں پہنچ گئے، آپ امریکہ کا دورہ مکمل کر کے آئے ہیں جس کے دوران امریکی لیڈروں نے ملائشیا کو ہر ممکن مدد دینے اور اس کی حمایت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

کراچی ۲۹ جولائی۔ ملیر کے علاقہ میں پولیس نے ایک مکان پر گذشتہ روز چھاپہ مار کر بھارت سے سمگل شدہ ایک لاکھ روپے کی مالیت کے بیڑی کے پتے اور دھنیا پر قبضہ کر لیا۔

میٹرک کا سپلیمنٹری امتحان ۲۵ اگست کو ہو گا

لاہور ۲۸ جولائی۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کے اعلان کے مطابق نئے و پرانے کورس کا ثانوی سکول (میٹرک) امتحان پچیس اگست کو شروع ہو گا۔

درخواست دعا

خاکسار کے منہ پر دائیں جانب سر کے پاس پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ بخار بھی ہے جس کی وجہ سے تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری اس تکلیف کو دور فرمائے!

(عطا محمد حکیم۔ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

● بمبئی ۲۹ جولائی — بھارت کے صوبہ مہاراشٹر میں غذا کی قلت اور غلہ کی شدید مہنگائی کے خلاف زبردست مظاہرے شروع ہو گئے ہیں کل صبح پولیس نے مہاراشٹر کی صوبائی اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کرنے والے سات سو افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ جن میں دو سو خواتین بھی شامل ہیں۔ جن میں سے بعض کی گود میں بچے تھے۔ پولیس نے بتایا ہے کہ غلہ کی مہنگائی کے خلاف مظاہرہ کمیونسٹ پارٹی کے زیر اہتمام کیا گیا تھا۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق مظاہرین مطالبہ کر رہے تھے کہ مہاراشٹر حکومت غلہ کی قیمتوں میں اضافہ پر قابو پانے میں ناکام رہی ہے اس لئے غلہ کی تجارت کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے۔

● کراچی ۲۹ جولائی — حکومت پاکستان نے آج دو نئے قرضے جاری کر دئے ہیں۔ پہلا قرضہ ۴ فیصد منافع پر ۱۹۷۲-۷۳ء اور دوسرا قرضہ ۵ فیصد منافع پر ۱۹۸۴ء میں واجب الادا ہو گا۔

● قاہرہ ۲۹ جولائی — پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات میں خوشگوار تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ اب قاہرہ کے سرکاری اور سیاسی حلقوں اور اخبارات میں اس تبدیلی کے اثرات نمایاں ہیں۔ عرب جمہوریہ کے سیاسی اور سرکاری حلقے یہ بات محسوس کر رہے ہیں کہ بھارت اب صحیح معنوں میں غیر جانبدار ملک نہیں رہا اور اس کے مقابلے میں صدر ایوب کی قیادت میں حکومت پاکستان نے جو خارجہ پالیسی اختیار کی ہے وہ سامراجی طاقتوں کے خلاف افریشیائی ممالک کی جدوجہد کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ خصوصی مسٹر اے۔ بی عظیم نے اپنے سیاسی مکتوب میں لکھا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی قیادت اب پاکستان کے موقف اور صدر ایوب کی حکومت کے سیاسی اقدامات کا دلچسپی سے مطالعہ کر رہی ہے اور اگر پاکستان کی طرف سے عرب جمہوریہ کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے چند معمولی اقدامات کئے جائیں تو موجودہ فضا سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

● قاہرہ ۲۹ جولائی — قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اردن نے یمن کی انقلابی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

● نکوسیا ۲۹ جولائی — قبرص میں اقوام متحدہ کے مبصروں کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ پچھلے کچھ ہفتوں سے قبرص کی بندرگاہ سی سول پر بھاری جنگی سامان اتارا جا رہا ہے ترجمان نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس سامان کو مختلف ذرائع سے اندرون ملک لے جایا جا رہا ہے۔

● روم ۲۹ جولائی — وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جو دو روزہ سرکاری دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں پار کل پوپ پال سے ملاقات کی مسٹر بھٹو ۲۶ جولائی کو پیرس سے اٹلی کے دارالحکومت روم پہنچے تھے پیرس میں انہوں نے فرانس کے لیڈروں سے بات چیت کی۔

فرانس کے ایک اخبار نے مسٹر بھٹو اور وزیر خارجہ فرانس لی مونڈ کے درمیان بات چیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دونوں وزراء اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل کے بارے میں پاکستان اور فرانس ایک ہی خیال اور موقف کے حامی ہیں۔

واضح رہے کہ پاکستان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ویٹ نام میں جنگ بند کرنے کے لئے جنوب مشرقی ایشیا سے متعلق بین الاقوامی کمیشن کا اجلاس بلایا جائے۔

● ہاسٹن (ٹیکساس) ۲۹ جولائی — امریکہ کی خفیہ پولیس نے ایک نوجوان آرتھر ڈوول کو گرفتار کیا ہے جس نے صدر جانسن کو جان سے مار دینے کی دھمکی دی تھی۔

● نئی دہلی ۲۹ جولائی — کل شام یہاں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس کے مطابق پاکستان اور بھارت کے وزرائے داخلہ کی کانفرنس ۲۰ اگست کو راولپنڈی میں ہو گی جس میں دونوں ممالک سے اقلیتی فرقہ کے لوگوں کے جبری انخلاء کو روکنے۔ فرقہ وارانہ امن اور اقلیتوں کے تحفظ کے امور پر بات چیت ہو گی۔

پاکستان اور بھارت کے وزرائے داخلہ کی کانفرنس اس سے قبل اپریل میں نئی دہلی میں ہوئی تھی۔

بھارت کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ وزرائے داخلہ دونوں ملکوں کی اقلیتوں میں اعتماد بحال کرنے کے علاوہ مہاجرین کے ترک وطن اور بھارت سے مسلمانوں کے جبری انخلاء کے معاملہ پر بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔ انہی تین امور پر نئی دہلی کانفرنس میں غور کیا گیا تھا لیکن بات چیت میں کوئی تصفیہ نہ ہو سکا۔ تاہم وزرائے داخلہ نے ان اہم مسائل پر دوبارہ بات چیت کرنے کے لئے ایک اور کانفرنس طلب کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور یہ بھی طے پایا تھا کہ آئندہ کانفرنس پاکستان میں کسی جگہ ہو گی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴